111301 ـ جن اور انسان كا آپس ميں نكاح كے متعلق تفصيلى بيان

سوال

كيا جن اور انسان كا آپس ميں نكاح صحيح ہے، اور جيسا كہ ہم سنتے ہيں كہ يہ صحيح ہے تو يہ كيسے ہو سكتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى نے ہم پر احسان كيا ہے كہ ہمارى ہى جنس سے عورت كو پيدا كيا، تو يہ بھى بشر اور انسان ہى بنائى تا كہ مرد اس كو حاصل كر كے سكون حاصل كرے، اور ان دونوں كى آپس ميں محبت و مؤدت اور الفت و رحمت پيدا ہو، اور زمين ذريت آدم سے آباد ہو.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالى نے تمہارے ليے تم ميں سے ہى تمہارى بيوياں پيدا كيں، اور تمہارى بيويوں سے تمہارے ليے تمہارے بيٹے اور پوتے پيدا كيے النحل (72).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور اس كى نشانيوں ميں سے ہے كہ تمہارى ہى جنس سے بيوياں پيدا كيں تا كہ تم ان سے آرام و راحت پاؤ، اس نے تمہارے درميان محبت و ہمدردى قائم كر دى، يقيناً غور و فكر كرنے والوں كے ليے اس ميں بہت سى نشانياں ہيں الروم (21).

شيخ محمد امين شنقيطى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

قولہ تعالى: اللہ تعالى نے تمہارے ليے تم ميں سے ہى تمہارى بيوياں پيدا كيں، اور تمہارى بيويوں سے تمہارے ليے تمہارے بيٹے اور پوتے پيدا كيے

اللہ عزوجل نے اس آيت ميں بيان كيا ہے كہ اس نے بنو آدم پر بہت بڑا احسان يہ كيا كہ اس كى جنس ميں سے ہى

اس کی بیوي بنائی، جو ان جیسی شکل اور جنس رکھتی ہے، اور اگر وہ کسی دوسری قسم سے بیوی بنا دیتا تو پھر ان میں محبت و مودت اور ہمدردی نہ ہوتی، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی کی یہ رحمت ہے کہ اس نے اولاد آدم سے ہی مرد و عورت بنائے، اور عورتوں کو مردوں کی بیویاں بنایا، یہ سب سے بڑی نعمت اور احسان ہے، اسی طرح یہ اس کی نشانی بھی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ وحدہ ہی عبادت کا مستحق ہے کوئی اور نہیں.

اور پھر اس نعمت اور احسان کو اللہ سبحانہ و تعالی نے دوسری جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اسے اپنی نشانیوں میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و راحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں

اور فرمان باری تعالی ہے:

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائےگا، کیا وہ ایك نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنایان پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے القیامۃ (36 ـ 39).

اور فرمان باری تعالی ہے:

اللہ وہ ہے جس نے تمہین ایك جان سے پیدا کیا، اور اس سے اس کی بیوی بنائی تا کہ وہ اس کی طرف آرام پا سکے .

دیکھیں: اضواء البیان (2 / 412).

رہا مسئلہ کہ جن اور انسان کا آپس میں ایك دوسرے سے شادی کرنا: تو اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے اور اس میں علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلی قول:

امام احمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق یہ حرام ہے.

دوسرا قول:

مکروہ ہے، امام مالك رحمہ اللہ نے اسے مکروہ کہا ہے، اور اسی طرح حکم بن عتیبہ، اور قتادہ اور حسن، عقبہ الاصم، حجاج بن ارطاۃ اور اسحاق بن راھویہ نے بھی مکروہ کہا ہے، اور ان میں سے بعض کے ہاں کراہت تحریمی ہے.

اور اکثر اہل علم کا قول یہی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جنوں کی شادی اکثر علماء نے مکروہ قرار دی ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (19 / 40).

تیسرا قول:

بعض شافعی حضرات کے ہاں مباح ہے.

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بنو آدم اور جنوں کے مابین شادی کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اہل علم کی ایک جماعت اسے ممنوع قرار دیتی ہے، اور بعض اہل علم اسے مباح کہتے ہیں.

مناوی رحمہ اللہ " جامع الصغیر کی شرح " میں کہتے ہیں:

احناف کی کتاب فتاوی سراجیہ میں ہے: جنوں اور انسانوں اور پانی کے انسان کا ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان کی جنس مختلف ہے.

اور شافعیہ کے فتاوی البارزی میں درج ہے کہ:

ان دونوں کے مابین نکاح جائز نہیں، اور ابن عماد اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہیں.

اور الماوردی کا کہنا ہے:

یہ تو عقلی طور پر بھی صحیح نہیں مستنکر ہے؛ کیونکہ دونوں جنسیں ہی مختلف ہیں، اور طبعی طور پر بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے؛ کیونکہ آدمی تو جسمانی ہے، اور جن روحانی ہے، اور آدم بجتی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا ہے، اور جن آگ کے شعلے سے، اور اس فرق کے ہوتے ہوئے دونوں کا امتزاج صحیح نہیں، اور اس اخلاف کی موجودگی میں نسل بھی نہیں ہو سکتی " اھ

اور ابن عربی مالکی کا کہنا ہے:

" ان کا عقلی طور پر نکاح جائز ہے، اور اگر اس میں نقل یعنی نص صحیح ہو تو پھر تو بہت اچھا اور بہتر ہے "

اس کو مقید کرنے والے کا کہنا ہے:

میرے علم کے مطابق تو کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں کوئی ایسی نص نہیں ملتی جو انسان اور جن کے مابین نکاح کے جواز پر دلالت کرتی ہو، بلکہ آیات کے ظاہر سے جو لازم آتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جائز نہیں، چنانچہ اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان:

اور اللہ تعالی نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں بنائیں النحل (72).

اللہ تعالی نے بنی آدم پر بطور احسان ذکر کیا ہے کہ ان کی بیویاں ان کی جنس میں سے ہیں:

اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی جنس مخالف سے ان کی بیویاں نہیں بنائیں، جیسا کہ جن اور انسان کی جنس مختلف ہے، اور یہ ظاہر ہے، اور اس کی تائید اللہ تعالی کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و راحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21).

چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں

یہ بطور احسان اور نعمت ہے، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی جنس کے علاوہ کسی دوسری جنس سے ان کی بیویاں پیدا نہیں کیں.

دیکھیں: اضواء البیان (3 / 43).

اور شیخ ولی زار بن شاھز الدین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" واقع کے اعتبار سے یہ معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ: سب نے اس کے وقوع کاجواز قرار دیا ہے، اور اس لیے کہ اس سلسلہ میں جائز اور ممانعت میں کوئی قطعی نص نہیں ہے، تو ہم شرعی طور پر اس کے عدم جواز کی طرف مائل ہیں؛ کیونکہ اس کے جواز کے نتیجہ میں کئی ایك خطرات اور خرابیاں مرتب ہوتی ہیں مثلا:

1۔ بنو بشر میں فحاشی پیدا ہو گی، اور وہ اسے جن کی طرف منسوب کر دیگا، کیونکہ جن تو غائب ہے اور اس کی صداقت کو پرکھنا ممکن نہیں، اور اسلام تو اس پر حریص ہے کہ نسل اور عزت و عصمت کی حفاظت کی جائے اور

پھر خرابیوں کو دور کرنا جلب مصلحت پر مقدم ہے، جیسا کہ شریعت اسلامیہ کا اصول ہے.

2 ۔ ان دونوں کی شادی اور نکاح ہونے کے نتیجہ میں اولاد اور ازدواجی زندگی کے نتائج کیا ہونگے، اور اولاد کس کی طرف منسوب ہو گی، اور ان کی خلقت کیسی ہوگی، اور آیا بیوی جن کی عدم شکل ہونے کے باوجود لازم ہو گی ؟

3 ۔ جن کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنے میں انسان اذیت و ضرر سے امن میں نہیں رہ سکتا بلکہ اسے نقصان و ضرر ہو گا اور اسلام تو بشریت کو نقصان و اذیت سے محفوظ رکھنے کی حرص رکھتا ہے.

اس طرح ہم اس دروازے کو کھولنے سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ یہ دروازہ کھولنے سے تو ایسی مشکلات پیدا ہونگی جن کی کوئی انتہاء ہی نہیں، اور ان کو حل کرنا بھی مشکل ہو جائیگا، اس میں یہ بھی اضافہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے نقصانات عقل اور نفس اور عزت کے لیے یقینی نقصاندہ ہیں، اور دین اسلام تو اس کی حفاظت کی حرص رکھتا ہے، اور پھر ان دونوں کا آپس میں شادی کرنے سے کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا.

اس لیے ہم تو شرعا اس کی ممانعت کی قول کی طرف مائل ہیں، اگرچہ اس کے وقوع کا احتمال ہے.

اور اگر ایسا ہو بھی جائے، یا اس طرح کی کوئی مشکل ظاہر ہو جائے تو اس کو ایك مرض اور بیماری کی حالت شمار کرنا چاہیے جس کا اس کے مطابق علاج کیا جائے، اور اس کا دروازہ مت کھولا جائے.

دیکھیں: الجن فی القرآن و السنۃ (206).

واللہ اعلم .